جان سے بھی عزیز ہے۔اس راستے کی مشکلات اور کلفتیں صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنا بھی احرار کا شیوہ ہے منفی پراپگنڈے سے کبھی متاثر نہ ہوں، بلکہ اپنے کام سے کام رکھیں، یاد رکھیں کہ جوں جوں تحریک ختم نبوت کا دائرہ احرار کے توسط سے وسیع ہوگا توں توں حاسدین کا حسد حد سے بڑھتا جائے گا اور بغض معاویہ رضی اللہ عنہ کے عادی مجرم طرح طرح کی بہتان طرازی پر اُتر آئیں گے۔ یہ وار ہم تو سہنے کے عادی ہو چکے ہیں، احرار کارکنو! ہمیں ورثے میں یہی ملا تھا سو تمھیں بھی نصیحت و وصیت کرتے ہیں کہ ایسے میں صراط مستقیم پر گامزن رہنا اور اعتدال کا راستہ کبھی نہ چھوڑنا کامیابی تمہارے قدم چومے گی، ان شاءاللہ تعالیٰ، وماعلینا الا البلاغ

سردار عبدالقیوم خان کی رحلت:

آزاد کشمیر کے حریت پسند اور معمر رہنما، مجاہد اوّل سردار عبدالقیوم خان طویل علالت کے بعد ۱۱ر جولائی ۲۰۱۵ء کو انتقال کر گئے۔ یہ صدمہ تمام قومی و دینی اور سیاسی حلقوں کے لیے انتہائی غم کا باعث ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سردار صاحب مرحوم کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ انھوں نے ۲۳ر اگست ۱۹۴۷ء کو بھارت کے خلاف پہلی گولی چلا کر تحریکِ آزادی کا آغاز کیا۔ وہ جموں کشمیر مسلم کانفرنس کے بانی رہنما تھے اور آزاد کشمیر کے صدر اور وزیر اعظم کے منصب پر باوقار انداز میں فائز رہے، ان کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں غازی آباد میں ادا کی گئی جو انتہائی رش کے باعث چار مرتبہ پڑھی گئی۔ سردار عبدالقیوم خان آزاد کشمیر کے ساتھ ساتھ پاکستان کی قومی و سیاسی تاریخ کا اہم باب رہے ہیں اور حب الوطنی کے حوالے سے اپنی مثال آپ تھے۔ عقیدۂ ختمِ نبوّت کے حوالے سے اُن کا تاریخی کردار تاریخ کے اوراق پر ثبت ہے جس کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ سے ان کا گہرا تعلق تھا۔ ۱۹۷۰ء میں سردار صاحب اُنھی کی دعوت پر دفتر احرار لاہور تشریف لائے احرار پارک دہلی دروازہ لاہور میں منعقدہ ’’احرار ختم نبوّت کانفرنس‘‘ میں خطاب بھی کیا۔ سردار صاحب نے جیوشِ احرار کی پریڈ دیکھی اور سلامی لی۔ اس موقع پر احرار کارکنوں نے جب یہ ترانہ پڑھا: ’’اے وطن ہم تیری عزت کی قسم کھاتے ہیں‘‘ تو سردار عبدالقیوم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ سردار صاحب مرحوم اسی دور میں چیچہ وطنی میں منعقدہ ایک کانفرنس میں تشریف لائے اور احرار رہنماؤں کے ساتھ انھوں نے بھی خطاب کیا۔

۱۹۷۳ء میں آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لیے اُن کی انتھک کوششوں کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے ملک و ملت کے لیے جہاں گراں قدر خدمات انجام دیں وہاں اسلام اور وطنِ عزیز کے دفاع کے لیے بڑی مشکلات و مصائب برداشت کیے، اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو قبول فرمائے، سیئات سے درگزر فرمائے اور اُن کی مغفرت فرمائے۔ آمین